# معجزات کے حوالے سے قصص سیرت کا درایتی جائزہ

# *A Critical Analysis of Fictional Character with Special Reference of Miracles*

ڈاکٹر عطاء اللہ کاکاخیل[i]


## *Abstract*

*In research parlance and in the expert opinion of Muhadesin and other Philosophers in the field of seerat, the term "Dirayat" means the words and pharases quoted by the Prophet (P.B.U.H), While reference to the context of Hadith in the light of the benchmarking principles is termed as Dirayat in Seerat. In Dirayat, we are focusing and examining that either the observation, daily experiences, Quranic interpretations, contextual references of Hadiths, rational wisdom and any incident or Hadith are not contrary or against the holy sayings of the Prophet (P.B.U.H) or to inquiry the factors that stimulate the blasphemous speaking of the Prothet.*


**Key Words:** Fictional Character, Miracles, Seerat, Dirayat

## سیرت میں قصص بیانی

دنیا کی ہر زیرک قوم اپنے اسلاف کی روایات کو سامنے رکھ کر اپنا مستقبل تعمیر کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانے سے مسلمانوں کا فاصلہ جتنا بڑھتا گیا احادیث نبوی ﷺ کے متعلق اُن کا ذوق تحقیق واستفسار اتنا ہی ترقی کرتا گیا اور عہد "خیر القرون" کے احوال واخبار کے معلوم کرنے کی جستجو میں اضافہ ہوتا رہا۔ اقوال رسول ﷺ کے ساتھ عوام وخواص کی ایک کثیر جماعت کے عشق کا یہ عالم تھا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتوں کو قربان کرکے ایک حدیث کا حاصل

---

i انچارج اورینٹل سیکشن، سینٹرل لائبریری، پشاور یونیورسٹی

کر لینا ان کے نزدیک بہت ارزان سودا تھا۔

مسلمانوں کا ایک اژدہام راویانِ حدیث کے مکان کے باہر کھڑا رہتا اور یہ کبھی اپنے کوٹھے پر چڑھ کر، کبھی مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو حدیث سناتے تھے۔ راویانِ حدیث کے ساتھ عوام کی عقیدت مندی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ خلیفہ وقت ان کے پیرؤوں اور شاگردوں کی تعداد دیکھ کر رشک کرتا تھا، اس عزت اور سربلندی کو حاصل کرنے کے لئے سینکڑوں وضاعین اور قصہ خواں راویوں کے لباس میں نمودار ہوگئے۔ یہ قصہ خوان اکثر اوقات نماز کے بعد مسجدوں میں امم سابقہ کے حالات اور رسول کریم ﷺ وصحابہ عظام کے اقوال واخبار کو مسلمانوں کے سامنے بیان کرتے تھے۔

مسلمان عوام کے حسن عقیدت کا یہ عالم تھا کہ یہ قصہ خوان سینکڑوں فرضی روایات بیان کرتے اور ہزاروں جھوٹ رسول کریم ﷺ سے منسوب کرتے مگر کسی کو ٹوکنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اگر کوئی عالمِ حدیث ان کو ٹوک دیتا تو فوراً جواب ملتا: "کیسا فاجر آدمی ہے، بڑے بڑے بزرگوں کو جھٹلاتا ہے"۔ ان الفاظ کے نکلتے ہی سینکڑوں آدمی اس غریب پر ٹوٹ پڑتے اور اقرار لے کر چھوڑتے[1]۔ ملا علی قاری (متوفی: ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) نے "موضوعات کبیر" میں اس قسم کی بہت سی روایات لکھی ہیں، ایک جگہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک قصہ گو نے بغداد میں قرآن مجید کی اس آیت عَسىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا[2] کی یہ تفسیر بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر بیٹھیں گے۔ امام ابن جریر طبری (متوفی: ۳۰۱ھ/۹۲۲ء) نے اس کی مخالفت کی اور اپنے دروازہ پر لکھوا دیا کہ اللہ کا کوئی ہم نشین نہیں اس پر بغداد کے لوگوں نے ان کے مکان پر اس قدر پتھر برسائے کہ اس کا منہ ڈھک گیا[3]۔

جس طرح قصہ گو حضرات نے رونق محفل جمانے کے لئے اسرائیلیات، اقوال حکماء، قصص وحکایات اور غیر معتبر روایات کو حدیث کا درجہ دے کر کتابوں کے اوراق میں مدون کیا، اسی طرح دوسرے انبیاء کے معجزات کے مقابل میں ان ہی کے مثل نبی کریم ﷺ کے دلائل ومعجزات بھی ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے گئے تاکہ ہر ہر نبی کی شان کے مقابلے میں اپنے نبی کی شان برتر

ثابت کریں، اسی طرح وہ یہ بھی ثابت کرنا چاہتے کہ جو معجزات دیگر انبیاءؑ سے متفرق طور پر صادر ہوئے وہ تمام کی تمام آپ ﷺ کی ذات میں جمع تھیں۔ حالانکہ آپ ﷺ کا مقام عالی ان معجزات کا مرہون منت نہ تھا اور ظاہر ہے کہ اس تقابل ومماثلت کے لئے تمام تر صحیح روایات دستیاب نہیں ہوسکتیں اس لئے ضعیف، موضوع اور عقل ونقل سے متجاوز روایتوں کے دامن میں پناہ لی گئی[4]۔ ذیل میں چند ایسی روایات کا درایتی جائزہ پیش کیا جارہا ہے

## قصص سیرت کا درایتی جائزہ

قصص سیرت کا درایتی جائزے پر کلام کرنے سے پہلے ذیل میں درایت کا اصطلاحی مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م: ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) درایت کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں۔

هوعلم يعرف منه حقيقةالروايةوشروطها وانواعها واحكامها وحال الرواة وشروطهم واصناف المرويات وما يتعلق بها[5].

"یہ وہ علم ہے جس سے روایت کی حقیقت، اس کی شرائط، اس کی اقسام، اس کے احکام، راویوں کے احوال اور ان کی شرائط، مرویات کی اقسام اور ان کی متعلقات کی معرفت حاصل ہو۔"

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (م: ۸۵۲ھ/۱۴۴۸ء) کے مطابق:

دراية الحديث :مجموعةمنالمباحث والمسائل يعرف بهاحال الراوى والمروى من حيث القبول والرد[6].

"مباحث ومسائل کے اس مجموعے کو درایت حدیث کہتے ہیں جس سے راوی اور روایت کردہ (حدیث) کا حال قبولیت یا عدم قبولیت کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔"

ذیل میں واقعات سیرت کے بیان میں قصہ بیانی کا درایتی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

1. **حضرت یوسفؑ کے حسن وجمال کے مقابلہ میں یہ روایت گھڑی گئی کہ ایک رات ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے ہاتھ سے سوئی گر گئی اور تلاش کرنے کے باوجود نہ مل سکی، اس پر رسول اللہ ﷺ کو ہنسی آئی اور آپ ﷺ کے دانتوں کی چمک سے حجرہ مبارکہ اتنا روشن ہوا کہ سوئی مل گئی[7]۔**